THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کے حقوق اور سماجی خدمات کا جامع مطالعہ

WOMEN'S RIGHTS AND SOCIAL CONTRIBUTIONS IN ISLAM: A COMPREHENSIVE ANALYTICAL STUDY

1- Abdul Basit
Email: abbasit409@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0000-9239-2694
Research Scholar, Umm Al-Qura University, Makkah, Kingdom of Saudi Arabia.

2-Maryam Khansa
Email: maryamkhansazia@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0002-5328-4492
CTI Lecturer, Government, Graduate College for Women, DMR, Bahawalpur, Pakistan.

To cite this article:
Basit, Abdul, and Maryam Khansa. "URDU-WOMEN'S RIGHTS AND SOCIAL CONTRIBUTIONS IN ISLAM: A COMPREHENSIVE ANALYTICAL STUDY." *The Scholar Islamic Academic Research Journal* 11, No. 2 (December 2025).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 11, No. 2||July -December 2025|| P. 69- 98
DOI:	10.29370/siarj/issue21urduar3
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2025-12-18
Journal Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library	University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR	Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library	Advanced Sciences Index.

CC BY NC SA

Open Access

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کے حقوق اور سماجی خدمات کا جامع مطالعہ

WOMEN'S RIGHTS AND SOCIAL CONTRIBUTIONS IN ISLAM: A COMPREHENSIVE ANALYTICAL STUDY

Abdul Basit, Maryam Khansa

ABSTRACT:
Islam offers a well-rounded and balanced system that defines the rights and duties of women across all spheres of life. The Quran clearly emphasizes the moral and spiritual equality of men and women, recognizing women as essential participants in both family structure and social progress. Islamic teachings strongly support women's access to education, financial autonomy, and meaningful involvement in community and public life. This study examines the fundamental rights granted to women in Islam, including the right to life, inheritance, education, economic independence, and the freedom to choose a marital partner. It also explores the diverse roles of women as mothers, daughters, wives, sisters, and active members of society. Furthermore, the research highlights women's participation in key social sectors such as education, healthcare, and governance, underlining their contribution to societal development. Through a comparative analysis of women's rights in Islam and other religious traditions, this research seeks to challenge prevailing misconceptions and promote a clearer understanding of women's status in Islam. It also stresses the importance of safeguarding these rights in accordance with authentic Islamic principles and recognizes the vital role women play in building a just and balanced society.

KEYWORDS: Women's rights, Essential, Involvement, women's status. Islamic principle

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

کلیدی الفاظ: خواتین کے حقوق، ضروری، شمولیت، خواتین کی حیثیت۔اسلامی اصول

تعارف:

اسلام دین فطرت ہے۔اس کے تمام اصول و قواعد فطرت کے عین مطابق ہیں۔انسانی معاشرے سے تعلق رکھنے والی تمام اشیاء کے حقوق اس میں موجود ہیں۔انسانی معاشرے کی اہم ترین جزء مرد و عورت کے حقوق بھی اس دین میں ناصرف موجود ہیں بلکہ اس کے بارے میں اسلام نے ایسی تعلیمات دی ہیں کہ کوئی دوسرا مذہب یا معاشرہ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔آج اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام عورت کو اس کے حقوق نہیں دیتا۔خواتین کے حقوق کے نام سے مختلف گروہ، تنظیمیں اور ادارے سرگرم عمل ہیں،اور ان سب کا ہدف اسلام ہوتا ہے۔اور یہ پروپیگنڈا عالمی سطح پر پایا جاتا ہے۔ کبھی حقوق نسواں کے نام سے اور کبھی ہیومن رائٹس کے نام سے مختلف پلیٹ فارمز پروپیگنڈا کرتے نظر آتے ہیں۔ہمارے ملک میں بھی ہر سال آٹھ مارچ کو ایک طبقہ اس پر بڑی شد و مد سے نکلتا ہے اور اس کا ہدف صرف اسلام اور عورت کے متعلق اسلامی تعلیمات ہوتی ہیں۔اور یہ پروپیگنڈا خوب کیا جاتا ہے کہ اسلام عورت کو اس کے حقوق نہیں دیتا۔ جبکہ حقیقت اس کے بالکل الٹ ہے۔اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیئے ہیں ان کا اسلام کے علاوہ کسی مذہب یا معاشرے میں تصور بھی نہیں پایا جاتا۔اسلام نے خواتین کو ایسے بے مثال حقوق دیے ہیں کہ کوئی اور خواتین کو ایسے حقوق کبھی نہیں دیتا۔اس تحقیقی مضمون میں اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیئے ہیں ان کے بارے میں آگاہی پیش کی گئی ہے اور اسلام خواتین کے معاشرے میں کردار کے بارے میں کیا تعلیمات دیتا ہے خواتین معاشرے میں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں اس کے بارے میں آگاہی پیش کی گئی ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں خواتین کے حقوق:

اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیئے ہیں وہ بینظیر ہیں دنیا ان جیسے حقوق خواتین کو ابھی تک نہیں دے سکی۔ نبی کریم ﷺ کا حجۃ الوداع کے موقعہ پر دیا گیا خطبہ حج جو انسانی حقوق کے ایک چارٹر کی حیثیت سے جانا جاتا ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے انسانوں کے حقوق کو بیان کیا وہاں پر خواتین کے حقوق کو خاص طور پر بیان فرمایا۔حجۃ الوداع کی احادیث میں ان کی تفصیل موجود ہے۔ مثلاً:

" فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ؛فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ،

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ، وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ "([1])

اس میں عورتوں کو درج ذیل حقوق دیے:

- تحفظِ نفس کا حق
- نکاح کے ذریعہ عورت کو حاصل کرنا اس کے لیے حق مہر لازمی کیا گیا
- تحفظِ عزت کا حق
- رزق کا حق
- لباس کا حق

دوسری حدیث میں ہے:

" إِنَّ اللهَ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ، فَلَا تَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ. الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، أَلَا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ. فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ "([2])

اس حدیث میں درج ذیل حقوق کا ذکر ہے:

- حقِ میراث
- تحفظِ عزت کا حق
- تہمت سے بچاؤ

ایک اور حدیث میں ہے:

" عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺفِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ: «أُمَّكَ وَأَبَاكَ، وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ» "([3])

---

[1] Al-Muslim, Muslim bin Hajjaj al-Qushayri, al-Sahih li Muslim, Dar al-Tibaa'ah al-'Amirah, al-Turkiya, 1334H, Kitab al-Hajj, Bab Hajjatin-Nabiyyi ,ﷺ Hadith: 1218.

[2] Ibn Hanbal, Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, 2001, Hadith: 17664 .

[3] Al-Tabarani, Sulayman bin Ahmad, al-Mu'jam al-Kabir li al-Tabarani, Maktabah Ibn Taymiyyah, Qahirah, 1431H, Bab al-Alif, Bab ma ja'a fi al-tadawi wa tark al-ghibah wa husn al-khuluq, Hadith: 484 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

اس میں درج ذیل حقوق ہیں:

- والدہ حسن سلوک کی مستحق
- بہن صلہ رحمی کی مستحق

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع پر فرمایا:

" إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ: لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا "([4])

- زندہ رہنے کا حق (اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں، نفس میں تمام انسان مرد عورتیں شامل ہیں)
- عورت کی عزت کی حفاظت کا حق

ایک حدیث میں ہے رسو اللہ ﷺ نے فرمایا:

" فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا"([5])

" بیشک۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو یقیناً تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔"

- تحفظ جان (اس میں مرد عورتیں برابر ہیں)
- تحفظ عزت کا حق

نبی کریم ﷺ کے اس خطبہ میں خواتین کے تمام اہم ترین حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق:

کسی بھی معاشرے میں ہر انسان کے لیے حقوق ہوتے ہیں۔ دنیا میں انسان کے حقوق کون کون سے ہیں ان کو درج ذیل چار اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے؛

---

[4] Ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Hadith: 18989.

[5] Al-Bukhari, al-Jami' al-Sahih (Sahih al-Bukhari), Muhammad bin Isma'il, al-Taba'ah al-Sultaniyyah, Misr, 1311H, Kitab al-Adab, Bab qawli Allahi Ta'ala: "Ya ayyuhalladhina amanu la yaskhar qawmun min qawmin…", Hadith: 6043 .

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

1. بنیادی انسانی حقوق(Basic Human Rights)
2. خاندانی حقوق(Family Rights)
3. معاشی حقوق(Economic Rights)
4. سیاسی حقوق(Political Rights)

اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیےٴ ہیں ان حقوق کو اس مضمون میں درج بالا اقسام کے تحت ذکر گیا۔ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں؛

1۔خواتین کے بنیادی انسانی حقوق(Basic Human Rights of women)

اسلام کے بارے میں پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام خواتین کو ان کے حقوق نہیں دیتا۔اسلام میں خواتین کو حقوق حاصل نہیں ہیں۔ جبکہ حقیقت ایسے نہیں ہے یہ صرف پروپیگنڈا ہے۔کسی کو اس کے حقوق کا نہ ملنا اس وقت ہو سکتا ہے جب اس کو معاشرے کے بنیادی حقوق حاصل نہ ہوں۔ جبکہ اسلام تو دین فطرت ہے اس میں معاشرے کے ہر فرد کو اس کے بنیادی حقوق جس طرح حاصل ہیں اور کسی مذہب یا معاشرے میں اس کی مثال نہیں ملتی۔خواتین کو بنیادی انسانی حقوق نا صرف حاصل ہیں بلکہ ان بنیادی حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیمات بہت واضح اور دوٹوک ہیں ۔اسلام میں جس طرح مردوں کو بنیادی حقوق حاصل ہیں اسی طرح خواتین کو بھی یہ بنیادی حقوق حاصل ہیں۔ ذیل میں ان بنیادی حقوق کے بارے میں اسلام میں جو تعلیمات ہیں وہ پیش کی گئی ہیں کہ اسلام نے خواتین کو بنیادی معاشرتی حقوق کس طرح دیےٴ ہیں؛

ا۔زندگی کا حق:

کسی بھی معاشرے یا مذہب میں جو سب سے بنیادی حق ہے وہ کسی بھی انسان کی زندگی کی حفاظت ہے۔زندہ رہنے کا حق ہر انسان کو حاصل ہے۔جب اسلام کا ظہور ہوا تو دنیا میں ایسا ظلم ہو رہا تھا کہ بچی کی پیدائش کو قابل عار سمجھا جاتا تھا اور بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ در گور کر دیا جاتا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے؛

”وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ۔يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ“[6]

[6] Al-Qur'an, 16:58–59.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

"اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا منہ دن بھر کالا رہتا ہے اور وہ غم سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس خوشخبری کی برائی کی وجہ سے جو اسے دی گئی آیا اسے ذلت کے باوجود رکھ لے یا اسے زمین میں دبادے، سن لو برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔"

اسلام نے خواتین کو زندہ رہنے کا نہ صرف حق دیا بلکہ اگر کوئی اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر اس کو سخت ترین وعید سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ۔بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ“(7)

"جب زندہ در گور کی گئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔ تجھے کس گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا۔"

اسلام نے اس ظلم کو قابل مواخذہ قرار دیا ہے کہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اس کو اس کی سزا ملے گی۔ اس جرم کو حرام قرار دیا۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

” إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ “(8)

"بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا حرام کیا ہے۔"

اس سے بھی بڑھ کر اسلام نے ایک جان کے قتل کو ساری انسانیت کے قتل کے برابر قرار دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

” مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا “(9)

"جس نے کسی جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر، یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔"

اسلام نے ایسے قوانین بنا کر عورت سے جو زندگی کا حق چھینا جا رہا تھا اس کو پیدا ہوتے ہیں زندہ در گور کر دیا جاتا تھا اس ظالمانہ طریقہ کو بند کیا اور ایسے کرنے والے کو مجرم قرار دیا۔

۲۔ تحفظ کا حق:

کسی بھی انسان کے بنیادی حقوق میں سے یہ حق بھی ہے کہ اس کو تحفظ حاصل ہو۔ اس کو نقصان سے بچایا جائے۔ اسلام نے مردوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھ ساتھ اپنی خواتین کو بھی نقصان سے، خاص کر جہنم کی آگ سے

---

7 Al-Qur’an, 81:8–9 .
8 Al-Bukhari, al-Jami‘ al-Sahih, Kitab fi al-Istiqradh, Bab ma yanha ‘an idha‘at al-mal, Hadith: 2408 .
9 Al-Qur’an, 5:32 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

بچائیں،اللہ تعالٰی فرماتے ہیں؛

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا "([10])

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"

یہاں مرد کی ذمہ داری لگادی کہ وہ اپنی خواتین کو بھی جہنم کی آگ سے بچانے کا انتظام کرے۔

۳۔ تحفظِ عزت کا حق:

انسانوں کے بنیادی حقوق میں سے ایک اہم حق اس کی عزت وآبرو کی حفاظت ہے۔اسلام نے خواتین کو نہ صرف یہ حق دیا بلکہ خواتین کی عزت وآبرو کی حفاظت کے کڑے قانون بنادیئے کہ جو ان قوانین کی خلاف ورزی کرے گا وہ اسلامی حدود کا مستحق ہوگا۔اللہ تعالٰی فرماتے ہیں:

"وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ "([11])

"اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے مار واور ان کی کوئی گواہی قبول نہ کرو اور وہی نافرمان لوگ ہیں۔"

یعنی جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو تین طرح کی سزائیں ملیں گی

- اس کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔
- اس کی گواہی کبھی قبول نہیں ہوگی۔
- وہ فاسق ہوں گے۔

اسلام کا یہ قانون بہت کڑا اور سخت ہے کہ کوئی خواتین کی عزت کو کھلونہ نہ بنالے کہ ان کی عزت پر انگلی اٹھائے۔اس پر سخت گواہیاں طلب کی گئیں پھر تین طرح کی سزائیں رکھی گئیں تاکہ خواتین کی عزت محفوظ سے محفوظ تر ہو جائے۔

۴۔ حسنِ سلوک:

انسان کے بنیادی حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ معاشرے میں حسن سلوک کیا جائے اس کا

---

[10] Al-Qur'an, 66:6 .
[11] Al-Qur'an, 24:4.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

احترام اور قدر کی جائے۔اس میں اسلام نے مرد وعورت دونوں کو برابر رکھا ہے کہ جس طرح مرد حسن سلوک کا مستحق ہے اسی طرح عورت بھی حسن سلوک کی مستحق ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا “[12]

" اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے نرم بات کہنا۔"

یہ حسن سلوک کا حکم خاندان کی بنیادی اکائیوں والدین دونوں کے لیے ہے کہ ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اگر کوئی حکم کو نہیں مانتا تو اس کے لیے سزا ہو گی۔

2۔ خواتین کے خاندانی حقوق (Family Rights of women)

اسلام کامل اکمل دین ہے جس کا ہر نظام بہت اعلی مربوط اور منظم ہے۔اس کے ہر نظام کی ہر اکائی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔اور اس کے ہر نظام کی ہر اکائی کو اس کے کامل اکمل حقوق حاصل ہیں۔اسلام کا خاندانی نظام بہت مضبوط نظام ہے۔آج اسلام کے اس خاندانی نظام کو توڑنے کے لیے ہر طرح کی کوششیں ہو رہی ہیں خواتین کے حقوق کے نام سے اٹھنے والی ہر تحریک کے ایجنڈوں میں سے بنیادی ایجنڈا اسلام کا خاندانی نظام توڑنا ہے۔اسلام کے خاندانی نظام میں خواتین کو ہر طرح کے حقوق حاصل ہیں،خاندانی حقوق کو یہاں تین کیٹا گریز میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے؛

1. خواتین کے انفرادی حقوق
2. خواتین کے مردوں کے مساوی حقوق
3. خواتین کے مردوں سے بڑھ کر حقوق

1. خواتین کے انفرادی حقوق:

اسلام نے خواتین کو جو اہم انفرادی حقوق دیئے ہیں وہ درج ذیل ہیں؛

---

[12] Al-Qur’an, 17:23–24 .

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

۱۔ حسنِ معاشرت:

معاشرے میں رہتے ہوئے خواتین کو حق حاصل ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ان کے ساتھ زندگی گزارنے میں حسن سلوک سے کام لیا جائے۔خاوند کا بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ"[13]

نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو سب سے بہترین قرار دیا جو اپنی خواتین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہو۔اور آپ ﷺ نے اس میں اپنی ذات کو بطور نمونہ پیش کیا،حدیث مبارکہ ہے؛

" ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي "[14]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا"[15]

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے خواتین کے ساتھ عملی طور پر حسن سلوک کا نمونہ پیش کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

" مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا "[16]

"رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی یا کسی خادم کو نہیں مارا۔"

۲۔ حقِ مہر:

خواتین کو اسلام نے حق دیا کہ ان سے جب شادی کی جائے تو ان کو حق مہر ادا کیا جائے۔اور حق مہر دینے میں کسی ٹال مٹول اور تنگی کا مظاہرہ نہ کیا جائے بلکہ خوشدلی سے اور آسانی سے خواتین کو حق مہر دیا جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

---

[13] Al-Qur'an, 4:19 .

[14] Ibn al-Majah, Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Dar Ihya' al-Kutub al-'Arabiyyah, 1431H, Kitab al-Nikah, Bab husn mu'asharat al-nisa', Hadith: 1977 .

[15] Ibn al-Majah, Sunan Ibn Majah, Hadith: 1851 .

[16] Al-Muslim, al-Sahih li Muslim, Kitab al-Fada'il, Bab muba'adatihi ,ﷺ Hadith: 2328.

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

”وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً “(17)

"اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دو۔"

اور اگر حق مہر دے دیا ہے تو آدمی وہ دیا ہوا حق مہر واپس نہیں لے سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا “(18)

اگر آدمی نے کسی عورت کو نکاح میں حق مہر خزانہ بھی دیا ہو تو واپس نہیں لے سکتا۔ سوائے خلع کی حالت میں اس وقت عورت حق مہر واپس کرے گی۔

۳۔ حقِ خدمت:

عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ والدہ ہو تو اس کی خدمت کی جائے اس کی فرمانبرادی کی جائے۔ اس کے نافرمانی نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والدین دونوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کی خدمت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا “(19)

اور والدہ کی نافرمانی کو حرام قرار دیا۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

” إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ۔۔“(20)

"بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی کو حرام کر دیا ہے۔"

اسلام نے کس قدر عظیم حق دیا ہے والدہ کو کہ اس کی نافرمانی کو حرام قرار دیا جو اس کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتا اس کے لیے عذاب کی وعید ہے۔ جبکہ جن لوگوں کی طرف سے خواتین کے حقوق کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے ان کے ہاں والدین کی جگہ اولڈ ہوم ہوتے ہیں۔ والدین بڑھاپے میں وہاں سسک سسک کر دنیا سے چلے جاتے ہیں۔

---

[17] Al-Qur'an, 4:4 .
[18] Al-Qur'an, 4:20 .
[19] Al-Qur'an, 17:23–24 .
[20] Al-Bukhari, al-Jami' al-Sahih, Kitab fi al-Istiqradh, Bab ma yanha 'an idha'at al-mal, Hadith: 2408 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

۴۔ حقِ نفقہ:

اسلام نے خواتین کو یہ ایسا حق دیا ہے کہ کوئی بھی معاشرہ یا مذہب اس کی مثال نہیں دے سکتے۔ دنیا میں عورت کو اسلام کے علاوہ اور کہیں بھی ایسا حق حاصل نہیں ہے۔ اسلام نے عورت کو کمائی کرنے کا مکلف نہیں بنایا۔ اسلام نے خواتین کو حق دیا کہ ان کا خرچہ، ان کے کھانے پینے ضروریات زندگی کو پورا کرنے کی ذمہ داری مردوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

”الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ “(21)

مردوں کو قوام بنایا تو نان نفقہ کی ساری ذمہ داری اسی پر ڈالی ہے خواتین اس سے آزاد ہیں کہ وہ نان و نفقہ کے لیے کمائی کریں۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

” وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ “(22)

"اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھانا اور کپڑا دو۔"

اسلام نے عورت کو مزدور نہیں بنایا۔ اسلام نے عورت کو حق دیا ہے کہ وہ بیٹھ کر کھائے اپنی اولاد کی پرورش کرے ان کی تربیت کرے اپنے خاوند کا خیال رکھے۔ مزدوری کرنا، کمائی کرنا مرد کا کام ہے۔

۵۔ برائی کی تہمت کا سد باب:

کسی بھی عورت کی سب سے قیمتی مطاع اس کی عزت ہوتی ہے۔ اسلام نے اس مطاع کی حفاظت کے لیے مضبوط ترین قوانین بنائے کہ خواتین کے اس حق کی پامالی نہ ہو۔ ان کی عزت کے بارے میں کوئی انگلی بھی اٹھانے کی کوشش کرے تو اسلام نے اس کے سخت ترین سزائیں رکھی ہیں جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ حتیٰ کہ اگر خاوند بھی اپنی بیوی کی عزت کے بارے میں کوئی تہمت لگاتا ہے تو اسلام نے اس کے لیے بھی سخت قانون رکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ۔وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ

---

21 Al-Qur'an, 4:34 .
22 Ibn al-Majah, Sunan Ibn Majah, Hadith: 1851 .

الْكَاذِبِينَ "([23])

خاوند اپنی بیوی پر برائی کا الزام لگائے اس کو پہلے تو چار گواہ لانے ہوں گے اگر گواہ نہیں تو وہ پانچ قسمیں دے گا۔

2. خواتین کے مردوں کے مساوی حقوق:

اسلام کے بارے میں پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق حاصل نہیں ہیں، یہ بھی محض جھوٹ ہے دین اسلام دین عدل ہے اس نے مردوں اور عورتوں کو برابری کے حقوق بھی دیئے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے؛

ا۔خطابِ قرآنی اور حکمِ قرآنی میں مساوات:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی طرف نازل کیا جس میں مسلمانوں کی زندگی کے تمام معاملات کے احکام موجود ہیں۔قرآن کریم میں خطاب صرف مردوں کے لیے ہی نہیں ہے بلکہ قرآن کا مخاطب عورتیں بھی اسی طرح ہیں جس طرح مرد ہیں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں ایک مثال درج ذیل ہے؛

"قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ "([24])

بالکل یہی خطاب عورتوں سے بھی اسی طرح ہے۔

"وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ "([25])

قرآنی خطاب مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے مساوی ہے۔

۲۔ثواب میں مساوات:

اسلام نے مردوں اور خواتین کو جو برابری کے حقوق بھی دیئے ہیں جن میں سے ایک حق نیک عمل پر اجر و ثواب کا حق ہے کہ اس میں مرد و عورت برابر ہیں جو بھی نیک عمل کرے گا اس کو برابر اجر ملے گا ایسا نہیں ہے کہ عورتوں کو کم اجر ملے گا اور مردوں کو زیادہ اجر ملے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ "([26])

---

[23] Al-Qur'an, 24:6–7 .
[24] Al-Qur'an, 24:30.
[25] Al-Qur'an, 24:31 .
[26] Al-Qur'an, 3:195 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو تمہارا بعض بعض سے ہے۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

”وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍأَوْأُنْثَى وَهُوَمُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَوَلَايُظْلَمُونَ نَقِيرًا “[27]

جو کوئی نیک کام کرے وہ مرد ہو یا عورت ہو وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ایک جگہ فرماتے ہیں:

”مَنْ عَمِلَ صَالِحًامِنْ ذَكَرٍأَوْأُنْثَى وَهُوَمُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةًطَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ“[28]

"جو بھی نیک عمل کرے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یقیناً ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی بخشیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے اجر و ثواب میں کوئی فرق نہیں رکھا ان کو اجر و ثواب میں برابر کا حق دیا ہے۔

۳۔عقاب میں مساوات:

اسلام دین عدل ہے اسلام کسی مرد یا عورت کی بنا پر کسی پر ظلم نہیں کرتا۔اگر کوئی گناہ کرتا ہے وہ مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے سزا کا پیمانہ بھی برابر کا رکھا ہے۔یہ نہیں ہے کہ عورت کو زیادہ سزا ہو اور مرد کو کم سزا ہو۔بلکہ دونوں اس میں بھی برابر ہیں۔اس میں مرد و عورت کا امتیاز نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

”لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ “[29]

اگر عذاب ہے تو اس میں بھی ایک جیسے جرم کی سزا میں مرد عورت دونوں کے لیے برابری عذاب ہے ایسا نہیں ہے کہ مرد کے لیے کم عذاب ہے اور عورت کے لیے زیادہ عذاب ہے۔

۴۔حصولِ تعلیم کا حق:

اسلام کے بارے میں یہ پروپیگنڈا بہت زیادہ کیا جاتا ہے کہ اسلام خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کا حق نہیں دیتا۔دنیا میں

[27] Al-Qur'an, 4:124 .
[28] Al-Qur'an, 16:97 .
[29] Al-Qur'an, 33:73 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

اس پر بہت زیادہ شور ہوتا ہے جبکہ یہ بھی محض جھوٹ ہے، حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اسلام نے مردوں اور خواتین دونوں کو تعلیم حاصل کرنے کا برابر حق دیا ہے۔دونوں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

”اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (1) خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (2) اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ “(30)

اقْرَأْ صرف مردوں کے لیے خاص نہیں ہے یہ خواتین کے لیے اسی طرح ہے جیسے مردوں کے لیے ہے۔

نبی کریم ﷺ جس طرح مردوں کی تعلیم کا اہتمام کرتے تھے اسی طرح عورتوں کی تعلیم کا اہتمام کرتے تھے۔سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ،ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ، فَقَالَ: اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا. فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ“(31)

"ایک عورت پر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مرد آپ کی حدیثیں لے گئے آپ ﷺ اپنی طرف سے ہمارے لیے ایک دن مقرر کریں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں ۔آپ ہمیں اس میں سے سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں دن تم جمع ہو جانا فلاں جگہ ہر تو وہ عورتیں جمع ہو گئیں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں سے سکھایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھایا۔"

۵۔بیٹوں کے برابر توجہ کا حق:

اسلام کے ظہور سے پہلے لوگ بیٹوں پر فخر کرتے تھے۔بیٹیوں کو بیٹوں سے حقیر سمجھتے تھے۔اس حقارت کی وجہ سے بیٹوں کے ساتھ برا سلوک ہوتا تھا۔اسلام نے اس رسم بد کو توڑا اس کو ناجائز قرار دیا۔بیٹی اور بیٹے دونوں کو برابر توجہ دینے کا حکم دیا۔حدیث مبارکہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من كانَت له أُنثى،فلم يَئِدْها،ولم يُهِنْها، ولم يُؤثِرْ ولدَه عليها -قال: يعني الذكورَ-

---

[30] Al-Qur'an, 96:1–3 .

[31] Al-Bukhari, al-Jami' al-Sahih, Hadith: 7310 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

أدخلَه اللهُ الجنةَ"[32]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی بیٹی ہو وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے، اور اس کو کمتر نہ سمجھے اور اس پر اپنے بیٹے کو فوقیت نہ دے (راوی نے کہا: یعنی بیٹے کو) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔"

٦۔زندگی کا ساتھی اختیار کرنے کا حق:

شادی کرنا انسانی معاشرے کی ضرورت ہے۔شادی کے لیے جس طرح ایک مرد کو اپنی بیوی اختیار کرنے کا حق حاصل ہے اسی طرح خواتین کو بھی حق حاصل ہے کہ ان کی شادی کے لیے جب کسی مرد کا انتخاب کیا جائے تو اس میں خواتین کی رضامندی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ان سے اس بارے میں مشورہ لیا جائے۔زبردستی کسی خاتون کی شادی کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ " [33]

دین میں زبردستی نہیں ہے۔احادیث میں نبی کریم ﷺ سے متعدد احادیث مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ عورت کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اس کی شادی نہ کی جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

" لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ،وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُحَتَّى تُسْتَأْذَنَ۔قَالُوا: يَا رَسُولَ الله،وكيف إذنها؟قال:أن تسكت"[34]

"بیوہ کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے۔اور کنواری عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! اس کی اجازت کیسے ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا خاموش ہو جانا اس کی اجازت ہے۔"

اگر پہلی طلاق ہو جاتی ہے تو پھر خاوند بیوی رضامندی سے رجوع کرنا چاہیں تو ان کو کوئی منع نہیں کر سکتا، عورت کو آزادی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے پاس چلی جائے۔بلکہ اگر کسی نے روکا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کر کے اس سے منع

---

[32] Abu Dawud, Sulayman bin al-Ash'ath, Sunan Abi Dawud, Dar al-Risalah al-'Alamiyyah, Beirut, 2009, Abwab al-Nawm, Bab fi fadl man 'ala yatiman, Hadith: 5146 .

[33] Al-Qur'an, 2:256.

[34] Al-Bukhari, al-Jami' al-Sahih, Hadith: 5136 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

فرمایا۔حدیث مبارکہ میں سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے فرماتے ہیں:

" زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ:۔۔لَا وَاللهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا،۔۔وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الْآيَةَ {فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ} فَقُلْتُ: الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ "(35)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" لَا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ،فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ"(36)

بیٹیوں کو مجبور نہ کرو کیونکہ یہ بہت زیادہ غم خواری کرنے والی اور اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

3. خواتین کے مردوں سے بڑھ کر حقوق:

اسلام کے بارے میں پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام عورت کو مرد کے برابر حقوق نہیں دیتا۔جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اسلام نے ناصرف عورت کو مرد کے برابر حقوق دیئے بلکہ اس سے بڑھ کر ایسے حقوق بھی عطا کیے جو مردوں کو حاصل نہیں ہیں۔وہ حقوق صرف عورتوں کے لیے ہیں مردان میں عورتوں کے برابر نہیں ہیں۔وہ حقوق درج ذیل ہیں؛

ا۔پرورش کے بدلے جنت:

عورت کو اسلام نے یہ حق بھی دیا کہ بیٹی یا بہن کی صورت میں جو شخص اس کی خدمت کرے گا اس کی تربیت کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا۔حدیث مبارکہ میں ہے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" «مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْابْنَتَانِ أَوْأُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الجَنَّةُ "(37)

"جس کی تین بیٹیاں ہوں، یا تین بہنیں ہوں، یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرے اس کے لیے جنت ہے۔"

---

[35] Al-Bukhari, al-Jami‘ al-Sahih, Hadith: 5130 .
[36] Ibn al-Hanbal, Musnad Ahmad, Hadith: 17373.
[37] Al-Tirmidhi, Muhammad bin ‘Isa, Sunan al-Tirmidhi, Matba‘at Mustafa al-Babi al-Halabi, Misr, 1975, Abwab al-Birr wa al-Silah, Hadith: 1916 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

اسلام میں بیٹوں یا بھائیوں کی پرورش کرنے پر ایسے اجر کا کہیں ذکر نہیں ہے۔اسلام نے یہ حق خواتین کو دیا ہے وہ بہن کی صورت میں ہوں یا بیٹی کی صورت میں ہوں۔

۲۔حقِ خلع:

دین اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے اگر اس کا خاوند اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔اس کا نان ونفقہ پورا نہیں کرتا ہے۔اس کو پریشان کرتا ہے تو اسلام نے اس کو حق دیا ہے کہ یہ خلع لے کر الگ ہو سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًاإِلَّا أَنْ يَخَافَاأَلَّا يُقِيمَاحُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ “([38])

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری میں کتاب الطلاق میں باب قائم کیا ہے”باب الخلع“اس میں حدیث لائے ہیں؛

” عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ:«جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّﷺ،فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ،إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ،فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ:فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا.» “([39])

"سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریمﷺ کے پاس آئی تو اس نے کہا: یا رسول اللہﷺ! مجھے ثابت کے دین اور اخلاق میں کوئی شکایت نہیں ہے لیکن مجھے خطرہ ہے کہ میں ناشکری کروں تو رسول اللہﷺ نے پوچھا: کیا تم اس کا باغ واپس کر سکتی ہو؟اس نے کہا: جی ہاں ۔اس نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپﷺ نے سیدنا ثابت کو حکم دیا انہوں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی عورت کسی معقول وجہ کی بنا پر اپنے خاوند کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اس کو خلع لے کر الگ ہو جانے کا حق حاصل ہے۔

---

[38]- Al-Qur’an, 2:229.
[39]- Al-Bukhari, al-Jami‘ al-Sahih, Hadith: 5272 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

۳۔شہادتِ رضاعت:

اسلام نے خواتین کو جو مردوں سے بڑھ کر حقوق دیئے ہیں ان میں سے ایک شہادتِ رضاعت کا حق ہے۔کسی کو دودھ پلانے کے بارے میں عورت گواہی دے دے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔کوئی اس کی گواہی کو رد نہیں کرے گا۔حدیث مبارکہ میں ایک واقعہ مذکور ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی نے رضاعت کے بارے میں خاتون کی گواہی کو قبول کیا اور ان خاوند بیوی کے درمیان جدائی کروادی۔حدیث مبارکہ ہے؛

" فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ، فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، قُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا، دَعْهَا عَنْكَ» "[40]

اس واقعہ نے نبی کریم ﷺ نے رضاعت کے بارے میں عورت کی گواہی کو قبول کیا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کروادی۔اس حدیث یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلام نے اکیلی عورت کی گواہی کو مطلق رد نہیں کیا بلکہ بعض معاملات میں صرف عورت کی گواہی کو ہی قبول کیا ہے۔

۴۔قدموں کے نیچے جنت:

اسلام نے عورت کو یہ اعزاز بھی دیا ہے کہ مرد کی جنت اس کی والدہ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔یعنی اگر آدمی والدہ کی خدمت کرے گا تو ہی اس کو جنت ملے گی۔اگر برا سلوک کرے گا تو جنت نہیں ملے گی،حدیث مبارکہ میں ہے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

"فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَالْزَمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا» "[41]

"تمہاری والدہ ہے؟ تو اس نے کہا: جی ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خدمت کرو بیشک جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔"

یہ شرف صرف عورت کے حق میں آیا ہے کہ اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

۵۔والدہ کا والد سے تین گنا زیادہ حسن سلوک کا حق:

---

[40] Al-Bukhari, al-Jami‘ al-Sahih, Hadith: 5104.

[41] Al-Nasa’i, Ahmad bin Shu‘ayb, Sunan al-Nasa’i, al-Matbu‘at al-Islamiyyah, 1406H, Kitab al-Jihad, al-Rukhsah fi al-takhalluf liman lahu walidah, Hadith: 3104 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

والدین دونوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔لیکن اسلام نے والدہ کو یہ حق دیا کہ وہ والد سے تین گنا زیادہ حسن سلوک کی مستحق ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھا ہے:" بَابٌ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ " اس کے تحت حدیث لائے ہیں:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: «جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ» "([42])

اس حدیث میں صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: تمہاری والدہ، چوتھی مرتبہ فرمایا: تمہارا والد۔

3۔خواتین کے اقتصادی حقوق(Economic Rights):

اسلام دین کامل ہے۔اس میں کسی طرح کی کمی بیشی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے خواتین کو یہ اقتصادی حقوق بھی دیئے ہیں تاکہ وہ بھی مالک ہو۔اس کی ملکیت میں مال جائداد ہو۔اسلام نے خواتین کو جو اقتصادی حقوق دیئے ہیں وہ درج ذیل ہیں؛

ا۔حقِ وراثت:

اسلام نے خواتین جو حقوق دیئے ہیں ان میں سے ایک اہم ترین حق وراثت کا حق ہے۔اسلام نے خواتین کو ہر لحاظ سے وراثت دی ہے۔جیسے مردوں کے حصے مقرر ہیں ویسے ہی عورتوں کے حصے مقرر ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

"لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ" ([43])

"مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو والدین چھوڑ کر جائیں اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو والدین چھوڑ کر جائیں۔"

یعنی جیسے مردوں کا وراثت میں حصہ ہے اسی طرح خواتین کا حصہ ہے۔بلکہ قرآن کریم میں بارہ اصحاب الفروض کا ذکر ہوا ہے جن میں سے مرد چار ہیں جبکہ عورتیں آٹھ ہیں۔جو اعتراض کرتے ہیں کہ عورت کا آدھا حصہ کیوں ہے وراثت

[42] Al-Bukhari, al-Jami‘ al-Sahih, Hadith: 5971 .
[43] Al-Qur’an, 4:7 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

میں ان کے لیے یہی کافی ہے کہ عورت کا آٹھ حیثیت سے حصہ ملتا ہے۔اس لحاظ سے عورت کا حصہ زیادہ بنتا ہے۔اور دوسری بات اسلام نے عورت کے ذمہ داری ہی نہیں رکھی کہ وہ کمائی کرے اور خرچ کرے۔اس کے لیے ساری ذمہ داری مرد کی ہے۔

۲۔حق ملکیت:

اسلام نے خواتین کو حق ملکیت دیا ہے۔خواتین اپنی جائیداد کی خود مالک ہیں کوئی دوسرا ان سے ملکیت نہیں چھین سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ “(44)

"مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے محنت سے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے محنت سے کمایا۔"

۳۔حقِ تجارت:

اسلام نے عورت کو حق دیا ہے کہ وہ تجارت کر سکتی ہے۔کاروبار کر سکتی ہے۔سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت بڑی تاجر تھیں۔سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ رائطہ رضی اللہ عنہا دستکاری کرتی تھیں پھر اپنی بنائی ہوئی اشیاء کو فروخت کرتی تھیں حدیث مبارکہ میں ہے:

”وَكَانَتْ امْرَأَةً صَنَاعَ الْيَدِ قَالَ: فَكَانَتْ تُنْفِقُ عَلَيْهِ وَعَلَى وَلَدِهِ مِنْ صَنْعَتِهَا “(45)

"رائطہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بیچتی تھیں اور اپنے خاوند اور بچوں پر خرچ کرتی تھیں۔اس سے ثابت ہوا کہ عورت اسلامی حدود میں رہتے ہوئے تجارت کر سکتی ہے۔"

۴۔حق العمل عندالضرورۃ:

اسلام نے ویسے کو گھر کی کفالت کی ذمہ داری مرد پر رکھی۔مرد گھر کا کفیل ہے گھر کے اخراجات کا بندوبست مرد کرے گا۔لیکن اگر کہیں ضرورت کے تحت عورت کو کام کرنا پڑتا ہے تو اسلام نے عورت کو کام کرنے کا حق دیا ہے وہ اسلامی حدود میں رہتے ہوئے کام کر سکتی ہے۔سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”طُلِّقَتْ خَالَتِي. فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا. فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ. فَأَتَتِ

44 Al-Qur'an, 4:32.
45 Ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Hadith: 16086 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

النَّبِيَّ ﷺ فقَالَ:"بَلَى. فَجُدِّي نَخْلَكِ. فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تصدقي أو تفعلي معروفا" "(46)

"میری خالہ کو طلاق ہو گئی، انہوں نے اپنی کھجوروں کا پھل توڑنے کا ارادہ کیا ایک آدمی نے ان کو گھر سے نکلنے پر ڈانٹا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، اپنی کھجوروں کا پھل توڑو شاید کہ تم صدقہ کرو یا کوئی اچھا کام کرو۔"

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ضرورت کے وقت خاتون کا کام کرنے کی اجازت دی۔

4۔سیاسی حقوق(Political Rights):

اسلام نے عورت کا سیاسی حقوق بھی دیئے ہیں معاشرے کا فرد ہونے کی نسبت سے وہ اپنے ان سیاسی حقوق کی بھی حقدار ہے ان حقوق کی تفصیل درج ذیل ہے؛

ا۔سیاسی امور میں مشورہ اور رائے دینے کا حق:

اسلام نے عورت کا سیاسی امور میں مشورہ اور رائے دینے کا حق دیا ہے۔فرعون کو اپنی سیاست کے لیے اپنے مخالفین کے بچوں کو قتل کر دیتا تھا جن سے اس کو ڈر تھا کہ ان میں سے کوئی اٹھ کر میرا سیاسی حریف نہ بن جائے۔قرآن نے اس پس منظر میں فرعون کی بیوی کا ذکر کیا ہے اس نے فرعون کے اس فیصلے کے الٹ اس کو موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا: اس کو قتل نہ کرو۔عورت کے اس سیاسی عمل میں مشورے اور رائے کا قرآن نے ذکر کیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ لَاتَقْتُلُوهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَاأَوْنَتَّخِذَهُ وَلَدًاوَهُمْ لَايَشْعُرُونَ "(47)

"اور فرعون کی بیوی نے کہا: یہ میرے لیے اور تیرے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو، امید ہے کہ وہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے فائدہ بنالیں اور وہ سمجھتے تھے نہ تھے۔"

قرآن کریم میں ملکہ سباء کی سیاسی بصیرت کا ذکر بھی کیا گیا۔اس نے جب اپنے مشیروں سے مشورہ کیا تو انہوں نے مشورہ دیا ہمیں جنگ کرنی چاہیے لیکن ملکہ سباء سیاسی بصیرت رکھتی تھی اس نے جنگ کی بجائے سیدنا سلیمان علیہ السلام کے پاس جانے کو بہتر سمجھا، قرآن میں اس کا ذکر موجود ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

46 Al-Muslim, al-Sahih li Muslim, Hadith: 1483 .
47 Al-Qur'an, 28:9 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

" قَالَتْ يَاأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى تَشْهَدُونِ " (48)

"اس نے کہا:اے سردارو! تم میرے معاملے میں مجھے حل بتاؤ، میں کبھی کسی معاملے کا فیصلہ کرنے والی نہیں، یہاں تک کہ تم میرے پاس موجود ہو۔"

صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو ایک مشکل کا سامنا ہوا۔ جب مشرکین سے صلح ہو گئی آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ احرام کھول دو اور سب لوگ اپنی اپنی قربانی ذبح کر دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کام نہیں کر رہے تھے۔آپ ﷺ کو تشویش لاحق ہوئی آپ ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ میں آئے آپ ﷺ نے اس مشکل کا ذکر کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ خود پہلے ذبح کریں آپ ﷺ کو دیکھ کر سب لوگ ذبح کرلیں گے آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تو سب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھ اپنی اپنی قربانیاں ذبح کرلیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

" فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا، قَالَ: فَوَاللهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، يَا نَبِيَّ اللهِ، أَتُحِبُّ ذَلِكَ، اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ. فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ، نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا"(49)

اس معاملے میں نبی کریم ﷺ نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مشورے کو اختیار کیا جس سے ایک بہت بڑی مشکل حل ہو گئی۔

۲۔الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کا حق:

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا معاشرے کے لیے نہایت لازمی ہے۔اسلام نے عورت کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ معاشرے میں یہ کام کرنے کا حق رکھتی ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

48 Al-Qur'an, 27:32 .
49 Al-Bukhari, al-Jami' al-Sahih, Hadith: 2732.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

الْمُنْكَرِ"(50)

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

۳۔پناہ دینے کا حق:

اسلام نے عورت کو یہ حق بھی دیا ہے کہ وہ کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔اور اس کی پناہ کو کوئی توڑ نہیں سکتا ہے۔حدیث مبارکہ میں فتح مکہ کے موقع پر سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا واقع ہے فرماتی ہیں:

" أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ"(51)

"میں نے اپنے سسرال میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی۔آپ ﷺ نے ان کی پناہ کو قبول کیا۔عورت کو حق دیا کہ وہ کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔"

۴۔اپنا مقدمہ پیش کرنے اور حکمران سے رجوع کرنے کا حق:

اسلام نے خواتین کو یہ حق بھی دیا ہے کہ وہ حکمران کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہیں اپنے مسائل کے لیے حکمران سے رجوع کر سکتی ہیں۔ایسے ہی ایک مقدمے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کیا ہے جب سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا اپنا مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں:

"قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا "(52)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔"

احادیث میں ایسی بیسیوں مثالیں موجود ہیں جس میں خواتین مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

---

50 Al-Qur’an, 9:71.
51 Al-Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, Hadith: 1579.
52 Al-Qur’an, 58:1.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

ہوئیں آپ ﷺ نے ان کے مقدمات کو سنا اور ان کو نمٹایا۔

معاشرے میں مسلم خواتین کا کردار

اسلامی معاشرے میں خواتین کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے۔اسلام نے خواتین کو حقوق دیئے ہیں تو خواتین کی ذمہ داریاں بھی ہیں جن کو وہ اسلامی معاشرے کی تعمیر و ترقی کے لیے ادا کریں۔اسلامی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں خواتین کیا کیا کردار ادا کریں کیسے کریں درج ذیل میں اس کی تفصیل ذکر کی گئی ہے۔

۱۔خاندان کی تربیت میں کردار:

کسی بھی معاشرے میں خاندان کی تربیت اہم ترین ضرورت ہوتی ہے۔معاشرے کا خاندان جس قدر تربیت یافتہ ہو گا وہ معاشرہ اسی قدر ترقی کا حامل ہو گا۔اسلام خواتین پر ذمہ داری لگاتا ہے کہ وہ خاندان کی تربیت میں اپنا کردار ادا کریں ۔بطور والدہ خاتون کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی اچھی تربیت کرے ان کو معاشرے کے قابل ترین شہری بنائے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا،وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ"([53]).

"اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور وہ جواب دہ ہے۔"

اسلام نے عورت کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور کارآمد بنانے کے لیے اس کو خاندان کی شکل میں ایک بڑا ادارہ دیا ہے کہ اس ادارے میں افراد کی تربیت کر کے اپنے بچوں کو معاشرے کا قابل ترین شہری بنائے۔بجائے اس کے کہ عورت نوکری کر کے دوسروں کے کام کرے۔ کمپنی کے بوس کے تحت کام کرے۔طرح طرح کے آفیسروں کے تحت کام کرے۔اس کو اپنا ادارہ دے دیا کہ اس میں کام کرے اور بغیر کسی کی ماتحتی کے کام کرے صرف خاوند نگران ہو گا۔

۲۔ تعلیم و تربیت کے شعبہ میں کردار:

تعلیم و تربیت اہم ترین شعبہ ہے۔اس شعبہ میں خواتین اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔قرون اولیٰ میں اسلامی معاشرے کی خواتین کا اس شعبہ میں بہت عظیم کردار ملتا ہے۔امہات المومنین رضی اللہ عنھن اس شعبہ میں بہت اہم کردار کرتی تھیں۔اسلام کے اہم ترین مسائل کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین رحمھم اللہ امہات المومنین کی

---

[53] Ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Hadith: 4495 .

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

طرف رجوع کرتے تھے۔ جس کی بیسیوں مثالیں احادیث اور تاریخ کی کتب میں ملتی ہیں مثلاً؛

وراثت کے مسائل اہم ترین مسائل میں سے ہیں اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرتے تھے، مسروق کہتے ہیں:

"قَالَ:«وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، لَقَدْ رَأَيْتُ الْأَكَابِرَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ يَسْأَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ» "(54)

"اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں نے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ سیدہ سے فرائض کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔"

۳۔ میڈیکل کے شعبہ میں کردار:

صحت کا شعبہ معاشرے کا اہم شعبہ ہے۔ مسلمان خواتین اس میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ جنگ میں جاتے ہوئے امہات المومنین اور صحابیات کو ساتھ لے کر جاتے تھے۔ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

" «كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ "(55)

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتی تھیں تو ہم لوگوں کو پانی پلاتیں، ان کی خدمت کرتی (یعنی مرہم پٹی) اور مقتولین اور زخمیوں کو مدینہ منتقل کرتی تھیں۔"

ایک اور صحابیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

" قَالَتْ:كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى،وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى"(56)

"ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کا علاج معالجہ اور دیکھ بھال کرتی تھیں۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بہت اچھی طبیبہ تھیں، امراض کے علاج کے بارے میں ان کے پاس کافی علم تھا ان کے بھانجے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے طب کے بارے میں سیدہ کی معلومات پر تعجب کیا کہ آپ نے طب کے بارے میں علم کہاں سے حاصل کیا کیسے حاصل کیا، سیدہ نے ان کو اس کا جواب دیا:

" وَلَكِنْ أَعْجَبُ مِنْ عِلْمِكِ بِالطِّبِّ، كَيْفَ هُوَ؟ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فَضَرَبَتْ عَلَى

---

54 Al-Darimi, ʻAbdullah bin ʻAbd al-Rahman, Sunan al-Darimi, Dar al-Mughni li al-Nashr, Makkah al-Mukarramah, 2000, Hadith: 2902 .

55 Al-Bukhari, al-Jami' al-Sahih, Hadith: 2883.

56 Ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Hadith: 20789.

مَنْكِبِهِ،وَقَالَتْ: أَيْ عُرَيَّةُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْقَمُ عِنْدَآخِرِ عُمُرِهِ،أَوْ فِي آخِرِ عُمُرِهِ،فَكَانَتْ تَقْدَمُ عَلَيْهِ وُفُودُ الْعَرَبِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ،فَتَنْعَتُ لَهُ الْأَنْعَاتَ،وَكُنْتُ أُعَالِجُهَا لَهُ،فَمِنْ ثَمَّ"([57])

"رسول اللہ ﷺ عمر مبارک کے آخری حصہ میں بیمار ہوئے آپ ﷺ کے پاس مختلف علاقوں سے وفود آتے تھے وہ آپ ﷺ کو علاج بتاتے وہ آپ ﷺ کا علاج کرتی تھی اس سے میں نے طب سیکھ لی۔"

ایک مسلمان خاتون میڈیکل کے شعبہ میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔وہ مریضوں کی مرہم پٹی کرسکتی ہے،ان کا علاج کرسکتی ہے۔اگر جنگی حالات ہوں تو زخمیوں اور مقتولین کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کی ڈیوٹی بھی سرانجام دے سکتی ہیں۔

۴۔معاشیات میں کردار:

معاشرے میں عورت اقتصادیات کے شعبہ میں بھی اپنا کردار ادا کرسکتی ہے۔جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ دور نبوی میں صحابیات تجارت کیا کرتی تھیں۔

۵۔امر بالمعروف والنہی عن المنکر میں کردار:

جیسا کہ اوپر گزرا ہے کہ نیکی کا حکم دینا برائی سے روکنا عورت کا حق ہے۔تو عورت اس شعبہ میں بھی اپنا اہم کردار ادا کرکے معاشرے کی تعلیم وتربیت کرسکتی ہے۔جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس شعبہ میں اہم کردار ہوتا تھا۔

٦۔دفاعِ وطن میں کردار:

اسلامی تعلیمات میں عورت کے کردار میں سے یہ بھی ہے کہ ضرورت پڑنے پر وہ اپنے وطن کی حفاظت میں کردار ادا کرے۔صحابیات کی بہت زیادہ مثالیں ملتی ہیں کہ انہوں نے جنگوں میں حصہ لیا۔ضرورت پڑنے پر انہوں نے دشمن کے لوگوں کو قتل بھی کیا۔اسلامی تاریخ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں مثلاً؛

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جنگ حنین کے دن خنجر سے لیس تھیں سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خنجر سے لیس دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے ان سے پوچھا:

---

[57] Ibn Hanbal, Musnad Ahmad, 2001, Hadith: 24380.

" مَاهَذَاالْخِنْجَرُ؟قَالَتْ:اتَّخَذْتُهُ.إِنْ دَنَامِنِّي أَحَدٌمِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ.فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِﷺيَضْحَكُ"([58])

"یہ خنجر کس لیے ہے؟فرمایا:میں نے اس کو اس لیے ساتھ رکھا ہے کہ اگر مشرکین میں سے کوئی میرے قریب آئے گا تو میں اس کا پیٹ چاک کر دوں تو رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے۔"

۷۔حکمرانوں کو نصیحت:

عورت کے معاشرے میں کردار میں سے یہ کردار بھی ہے کہ وہ حکمرانوں کو نصیحت کرے۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے نصیحت طلب کی اس وقت وہ ملک شام کے حکمران تھے سیدہ نے ان کو نصیحت لکھ کر بھیجی:

" إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «مَنِ التَمَسَ رِضَاءَ اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ التَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ» "([59])

"بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا،آپ فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے لوگوں کی ناراضگی سے کافی ہو جاتے ہیں،اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔"

اس سے ثابت ہوا کہ عورت حکمران کو نصیحت کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔

خلاصۃ البحث:

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام کے بارے میں جو پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام خواتین کو حقوق نہیں دیتا۔اسلام میں خواتین حقوق سے محروم ہیں۔یہ جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔اسلام نے تو عورتوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں حقوق دیے ہیں۔نبی کریم ﷺ کا حجۃ الوداع کا خطبہ جو انسانی حقوق کے عظیم چارٹر کے طور پر جانا جاتا ہے اس میں خاص طور پر آپ ﷺ نے خواتین کے حقوق کا ذکر کیا ہے۔اسلام نے بنیادی انسانی حقوق میں عورتوں کو ہر طرح کے حقوق دیے اس کو جینے کا حق،عزت کی حفاظت کا حق،تحفظ نفس کا حق،حسن سلوک کا حق کا حق دیا ہے۔دوسرے نمبر پر خاندانی

[58] Al-Muslim, Muslim bin Hajjaj, al-Sahih li Muslim, Hadith: 1809 .
[59] Al-Tirmidhi, Muhammad bin ‘Isa, Abwab al-Zuhd, Hadith: 2414.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

حقوق ہیں اسلام نے خاندانی حقوق میں خواتین کو تین طرح کے حقوق دیے ہیں،ایک فردی حقوق دوسرے مردوں کے برابر حقوق اور تیسرے مردوں سے بڑھ کر حقوق دیئے ہیں۔ تیسرے نمبر پر اقتصادی حقوق ہیں اس میں بھی اسلام نے عورت کواس کی ذمہ داریوں کے پیش نظر حقوق دیئے ہیں چوتھے نمبر سیاسی حقوق ہیں اسلام نے خواتین کو معاشرے کے سیاسی معاملات میں بھی حقوق سے نواز ہے۔جو حقوق اسلام خواتین کو دیتا ہے وہ کسی اور مذہب یا معاشرے میں نہیں پائے جاتے۔ حقوق کے ساتھ ساتھ اسلام نے خواتین کو معاشرے کی ترقی اور فلاح و بہبود میں اپنا کردار پیش کرنے کی تعلیم بھی دی ہے۔اسلام کے مطابق خواتین معاشرے کی ترقی میں کیسے اور کن شعبوں میں کردار ادا کر سکتی ہیں ان کا ذکر ہے خواتین تعلیم و تربیت، میڈیکل، اکنامکس، دفاعِ وطن، امر بالمعروف والنہی عن المنکر جیسے اہم اداروں میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 69-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar3

مصادر و مراجع (Sources and References)

1. القرآن الکریم

Al-Qur'an al-Karim

2. ابن حنبل، احمد بن حنبل، مسند احمد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2001ء۔

Ibn Hanbal, Ahmad bin Hanbal. Musnad Ahmad. Mu'assasat al-Risalah, Beirut, 2001.

3. ابن الماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن الماجۃ، دار الاحیاء الکتب العربیۃ، 1431ھ۔

Ibn Majah, Muhammad bin Yazid al-Qazwini. Sunan Ibn Majah. Dar al-Ahya' al-Kutub al-'Arabiyyah, 1431 H.

4. ابو داؤد. سلیمان بن اشعث. سنن ابی داؤد. دار الرسالۃ العالمیۃ. بیروت. 2009ء۔

Abu Dawud, Sulayman bin al-Ash'ath. Sunan Abi Dawud. Dar al-Risalah al-'Alamiyyah, Beirut, 2009.

5. البخاری، الجامع الصحیح (صحیح البخاری)، محمد بن اسماعیل، الطبعۃ السلطانیۃ، مصر، 1311ھ۔

Al-Bukhari, Muhammad bin Isma'il. Al-Jami' al-Sahih (Sahih al-Bukhari). Al-Tab'ah al-Sultaniyyah, Egypt, 1311 H.

6. الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، مصر، 1975ء۔

Al-Tirmidhi, Muhammad bin 'Isa. Sunan al-Tirmidhi. Matba'at Mustafa al-Babi al-Halabi, Egypt, 1975.

7. الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سنن الدارمی، دار المغنی للنشر، مکہ المکرمۃ، 2000ء۔

Al-Darimi, Abdullah bin 'Abd al-Rahman. Sunan al-Darimi. Dar al-Mughni lil-Nashr, Makkah al-Mukarramah, 2000.

8. الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر للطبرانی، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، 1431ھ۔

Al-Tabarani, Sulayman bin Ahmad. Al-Mu'jam al-Kabir li al-Tabarani. Maktabat Ibn Taymiyyah, Cairo, 1431 H.

9. المسلم، مسلم بن حجاج القشیری، الصحیح لمسلم، دار الطباعۃ العامرۃ، الترکیا، 1334ھ۔

Muslim, Muslim bin al-Hajjaj al-Qushayri. Al-Sahih li Muslim. Dar al-Taba'ah al-'Amirah, Turkey, 1334 H.

10. النسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، المطبوعات الاسلامیۃ، 1406ھ۔

Al-Nasa'i, Ahmad bin Shu'ayb. Sunan al-Nasa'i. Al-Matbu'at al-Islamiyyah, 1406 H.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)